منشیات سے متعلق تاریخی ، طبی اور فقہی تحقیق

منشیات اور اسلام

تحقیق:

مولانا مفتی ابو الحسن عظمت اللہ سعدی

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں (پاکستان)

موصوف نے مقالہ ھذا ''المجلس الفقہی زیر نگرانی جمیعت علمائے اسلام ضلع بنوں بمقام دفتر ڈسٹرکٹ خطیب بنوں'' میں پیش کیا تھا واضح ہو کہ جمیعت علمائے اسلام ضلع بنوں وقتاً فوقتاً عصر حاضر کے پیش آمدہ مسائل میں بحث وتمحیص کے سلسلہ میں فقہی مجالس کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل اسی عنوان سے فقہی مجلس منعقد ہوئی تھی جس کا موضوع تھا ''منشیات کی خرید وفروخت اسلامی تناظر میں'' قارئین کے دلچسپی کے لئے مقالہ ھذا پیش خدمت ہے۔ (ادارہ......)۔

ذیلی عنوانات

نمبر شمار:	عنوان	نمبر شمار:	عنوان
۱	منشیات کی تاریخی پسِ منظر	۲	منشیات کے متعلق میڈیکل سائنس کی تحقیق
۳	منشیات کے متعلق شرعی حکم	۴	منشیات کی خرید وفروخت دیگر فتاوٰں کی نظر میں
۵	منشیات کی خرید وفروخت کے متعلق بندہ کی رائے	۶	مراجع ومصادر

منشیات کی تاریخی پسِ منظر:

گذشتہ کئی سالوں سے عالمی سطح پر منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال کو روکنے کے لئے بھر پور کوششیں ہو رہی ہے اسی سلسلہ میں اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ صحت کے ایک سروے کے مطابق امریکہ اور یورپ کے دوسرے بہت سے ممالک کے ۶۰ فیصد نوجوان بھنگ، چرس، ۱۶ فیصد کوکین اور دوسرے زہریلی منشیات کے عادی ہیں۔

۱۹۷۹ء میں ہیروین پاکستان میں بہت کم تھی اسی سال ایران میں انقلاب آیا اور افغانستان میں صورت حال نے نیا رخ بدلا۔ دونوں باڈر بند ہو گئے اور اس کی سمگلنگ کوئٹہ، کراچی اور لاہور کے راستے ہونے لگی۔ پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد ۱۹۸۲ء میں ۳۰ ہزار تھی اور ۱۹۸۶ء میں یہ تعداد ساڑھے چار لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی۔ ۱۹۸۹ء میں ۳۰ لاکھ کے قریب تھی اور اب ایک سروے کے مطابق عالمی سطح پر ۹۳ فیصد لوگ منشیات کے عادی ہو گئے ہیں۔ (بحوالہ نیوز المشرق ۱۶/۱/۹)

جن سے زیادہ تر پندرہ سال سے ۲۳ سال عمر تک کے نوجوان شامل ہیں ہیروین کا زہر معاشرے کو گھن کی طرح چاٹ رہا ہے اس

کا بنیادی اسباب مذہب سے بیگانگی، روایات سے انحراف، ذہنی مُردگی، مالیاتی اثرات، دبی ہوئی جائز خواہشات، احساس کمتری، اور پڑھے لکھے نوجوانوں میں بے روزگاری کا مسئلہ ہے اس کے علاوہ زیادہ شفقت، خوراک کی کمی دمہنگائی، معاشی عدم تحفظ بھاری کام، اور خستہ رہائشی سہولیتیں، کچھ ایسے عوامل ہیں جن کی وجہ سے منشیات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

افیون، مارفین اور ہیروین جسم کے ہر حصے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔مگر دماغ، آنکھ اور معدے پر اس کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ان لوگوں میں اکثر دائمی قبض، آنکھ کی پتلی کا چھوٹا ہونا عمل تنفس کا کم ہونا اور ذہنی طور پر پریشان کن صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے بلکہ تمام احساسات میں کمی ہو جاتی ہے یہ مریض کی ذہنی کیفیت بدل دیتی ہے جس کی وجہ سے مریض درد کے احساسات کو محسوس نہیں کرتا ہے منشیات کا عادی لوگوں کو دل کا دورہ بغیر درد کے پڑتا ہے تو وہ جان لیوہ ثابت ہوتا ہے۔حاملہ عورتوں کو منشیاب اور نشہ آور ادویات کے استعمال سے ان کے بچوں پر اگہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو مائیں نشہ کرتی ہیں ان کے بچوں میں پیدائشی نقائص یعنی معذور بچے پیدا ہوتے ہیں بہت سے بچے ماں کے پیٹ میں ہی مرجاتے ہیں، ایک امریکی ماہر کا کہنا ہے کہ اس وقت امریکہ میں ۶۱۶۰۰۰ افراد ایڈز کے مریض ہیں ان میں پچیس ۲۵ فیصد نشہ کرنے والے ہیں۔

یورپ میں ۱۲۵۰۰۰ ایڈز کے مریضوں میں ۳۰ فیصد نشہ کرنے والے ہیں۔

ماہرین کے قول کے مطابق منشیات کے عادی افراد میں ایڈز کا مرض بڑھ رہا ہے۔(منشیات اور اسلام ص ۱۴) علامہ ابراہیم بلیاوی۔

منشیات کے متعلق میڈیکل سائنس کی تحقیق:

منشیات ہمارے انسانی معاشرے کی ایک بڑی کمزوری ہے اس کے جسمانی و ذہنی نقصانات سے قطع نظر کر کے ایک بڑے طبقے میں اس کا استعمال مدتوں سے مختلف شکلوں میں جاری ہے منشیات کے رجحان کو کم کرنے اور اس پر قابو پانے کے لئے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں انسانی صحت پر اس کے گہرے برے اثرات اجتماعی اور اقتصادی حیثیت سے اس کے بڑے نقصانات کا تذکرہ اور ان پر تفصیلی بحث، واقعات وحقائق اور اعداد وشمار کی روشنی میں اس کے منفی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے، مختلف ذرائع اختیار کئے گئے اور اس کے نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے اور انسانی آبادی کے وسیع رقبے تک اس کی آواز پہنچانے کے لئے نہ جانے کتنی نشستیں اور کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔سب سے پہلے اس بری عادت، بلکہ اس ذہنی بیماری کی ابتداء وقتی سکون حاصل کرنے کے لئے ”کولمبس کے ایک ساتھی، جہاز کے کیپٹن نے کیا، یہ اپنے جہاز کو پرتگال لیکر آیا تھا اور وہاں اس وباء کو پھیلانے میں اس نے اہم کردار ادا کیا تھا، پھر منشایات کی بیماری، پرتگال میں متعین فرانس کے سفیر ”جان نیکو“ نے پھیلائی اور اسی کے نام سے نیکوٹین "NICOTINE" مادہ ایجاد ہوا جو منشیات کا بنیادی جز قرار دیا جاتا ہے، پھر یہی سے یہ بیماری دنیا کے مختلف ملکوں میں عام ہوگئی اور وقتی طور پر ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے لوگوں نے اس کا استعمال شروع کر دیا، پہلی عالمی جنگ ۱۹۱۴۔۱۹۱۸ کے دوران باہم دست وگریبان حکومتوں نے اپنے فوجیوں

کوچاق وچو بند بنانے کے لئے مفت طریقے سے اس کو تقسیم کیا،اوراس کو بھی ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اگرچہ وقتی طور پر منشیات سے ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اوراس کی وجہ سے انسان اس کا عادی بن جاتا ہے پھر یہ عادت اس قدر راسخ ہوجاتی ہے کہ اس سے چھٹکارا پانا تقریباً ناممکن تصور کیا جاتا ہے،منشیات کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ منشیات کے اندر ۲۵۰ زہریلے مادے موجود ہیں،ان میں سب سے بنیادی زہر'' نیکوٹین'' ہے۔

اس کا سب سے برا اثر دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ آور دوسری بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔اس کے علاوہ (السر)معدے کا زخم اوراس کی وجہ سے اور دوسری بیماریاں پید ہوجاتی ہیں۔جن کا علاج بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ آج اس زمانے میں جبکہ نشہ آور چیزوں کی عادت بہت پھیل چکی ہے،آور منشیات کا استعمال کرکے ذہنی سکون حاصل کرنے اور ذمہ داریوں کے بوجھ سے فرار اختیار کرنے کی صورتِ حال بہت عام ہوچکی ہے۔اس لئے ایسی صورتحال امت مسلمہ کے خواص کا فریضہ بنتا ہے کہ وہ آگے آئے اوراس کی روک تھام کریں۔(منشیات کی مضر اثرات مجلہ ندوۃ العلم)۔

منشیات کے متعلق شرعی حکم:

اس بارے میں پہلے اکابر علماء کی فتاوے پیش کئے جاتے ہیں۔بعد میں اپنی رائے کا اظہار کیا جائے گا۔چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحبؒ سے منشیات کی تجارت کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔

سوال:'' گانجہ، بھنگ،افیون'' کی تجارت کیسی ہے؟

جواب: گانجہ، بھنگ اورافیون کی تجارت مکروہ تحریمی ہے،لیکن کہیں کسی نے کرلیا توصحیح ہوجائے گی۔

تخریج میں رفقائے دارالافتاء جامعہ فاروقیہ نے تفصیل کچھ یوں بیان کی ہے۔

(وصح بیع غیر الخمر)أی عنده خلافا لهما فی البیع و الضمان لکن الفتوی علی قوله فی البیع، وعلی قولهما فی الضمان ان قصد المتلف الحسبة ، وذلک یعرف بالقرائن والا فعلی قوله کمافی التا تا رخانیة .

(شامی ج ٦ ص ۴۵۴ کتاب الاشربة مکتبه دیوبند).

لیکن یہ اس صورت میں مکروہ تحریمی ہے کہ فروخت کنندہ کو یہ معلوم ہو کہ خریدار مذکورہ چیزوں کو ناجائز طور پر استعمال کرے گا۔اور اگر خریدار کے بارے میں فروخت کنندہ کو معلوم ہو کہ وہ مذکورہ چیزوں کو ناجائز طور پر استعمال نہیں کرے گا۔یا خریدار کے استعمال کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو کہ وہ ان چیزوں کو کسی طرح استعمال کرے گا یا یہ معلوم ہو کہ خریدار ان کو ادویات میں ملائے گا تو ان صورتوں میں ان اشیاء میں تجارت بلا کراہت جائز ہے۔

البتہ اگر حکومت کی طرف سے ان چیزوں کی تجارت پر پابندی ہو تو اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں۔(فتاویٰ محمودیہ جدید)۔

سبب محرک للمعصية بحيث لو لا ه لما اقدم اقدام الفاعل على هذه للمعصية كسب الهة الكفار بحيث يكون مفضيا لسب الله سبحانه وتعالى ومثله' نهى امهات المؤمنين عن الخضوع فى الكلام لئلا جانب ونهى النساء عن ضرب ارجلهن لكون ذلك الخضوع......وسبب ليس كذلك ولكنه يعين المريد المعصية ويوصله' الى ما يهواه كا حضار الخمر لمن يريد شربه واعطاء السيف بيد من يريد قتلاً بغير حق ومثلها سائر الجز ئيات المذكورة سابقا فانها ليست اسبابا محركة وباعثة على المعصية بل اسباب تعين لباغى الشر على شره.

فحوزه ثلاثة اقسام للسبب قريب محرك موصل غير محرك وبعيد فالقسم الاوّل .من السبب القريب حرام بنص القرآن ......والقسم الثانى من السبب القريب اعنى مالم يكن محركا وباعثا موصلا محضاً محرمته وان لم تكن منصوصة ولكنه باشتراك لعلة وهى الا فضاً الى الشر والمعصية ولهذا اطلق الفقهاء رحمهم الله عليها لفظ كراهة التحريمه لا الحرمة كما فى سائر الجزئيات المذكورة سابقا فانهم قالوا انها تكرة كراهة التحريم كما صرح به فى الخانية . الخ.(جواهر الفقه ج ۲ ص ۴۴۹ تا ۴۵۱)

فتاویٰ حقانیہ میں ہے:

افیون، چرس، بھنگ اور ہیروین نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرام ہیں لہٰذا حرام شئی کی قیمت اور گناہ پر اعانت کی وجہ سے ان کی خرید وفروخت سے اجتناب کرنا چاہیئے ۔کیونکہ ان اشیاء سے انسان کی دینی اور دنیوی بربادی لازم آتی ہے۔(فتاویٰ حقانیہ ج ۶ ص ۴۵)۔

وصح بيع غير الخمر لما مر ومفاده صحة بيع الحشيشة والافيون قلت وقد سئل عن بيع الحشيشة هل يجوز فكتب لايجوز فيحمل على انه مراده بعدم الجواز عدم الحل قاله المصنف .(الدرالمختار على الردالمحتار ج ٦ ص ۴۵۴).

اورجوهرة النيرة میں ہے:

ولايجوز اكل البنج والحشيشة والافيون وذلك كله حرام .(الجوهرة النيرة ج ۲ ص ۲۷۰).

(وايضاً فى خلاصة الفتاوىٰ ج ۴ ص ۲۰۵ كتاب الاشربة)۔

شریعت مطہرہ میں کسی شے کے استعمال کے منع اور حرام ہونے کی وجہیں چار ہیں:

۱۔ نجاست ہو۔ جیسے پیشاب، پاخانہ، اور مردار وغیرہ۔

۲۔ مضر ہو۔ جیسے سنکھیا وغیرہ۔

۳۔ نشہ آور ہو۔ جیسے شراب وغیرہ۔

۴۔ گھنونا پن ہو۔ یعنی طبیعت سلیمہ اس سے گھن کرتی ہو جیسے کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

لہٰذا افیون، چرس اور بھنگ کے متعلق فقہائے امت کا فتویٰ ہے کہ یہ چیزیں نشہ آور ہے اگر چہ اس کی حرمت شراب سے کم درجہ کی ہے۔ مگر اسی کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔ اور اس پر تعزیر دیا جائے گا۔ اور یہ تعزیر قاضی کی مصلحت پر چھوڑا گیا ہے۔

بلکہ فتاویٰ ابن تیمیہ میں تو یہاں تک کہا گیا کہ ان چیزوں کے حلال سمجھنے والے کو کافر قرار دیا جائے۔ اور علامہ نجم الدین زاہدی نے ایسے شخص کو مباح القتل بتایا ہے۔ (درمختار علی ھامش الرد ج ۵ ص ۲۹۴)۔

منشیات کی خرید وفروخت کے متعلق بندہ کی رائے:

فقہاء کرام نے افیون، بھنگ اور ہیروین کی خرید وفروخت کی جواز اور عدم جواز کی بحث جو کی ہے وہ موقعہ محل اور استعمال کی بناء پر ہے۔ کہیں پر اگر اس کو ناجائز استعمال کا بڑھتا رجحان پایا گیا ہے تو اس جگہ فقہاء کرام نے اس کی کاشت اور خرید وفروخت کو ناجائز قرار دیا ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق میں ابن تیمیہ کا قول نقل کیا گیا۔

اور اگر کہیں مذکورہ اشیاء کو بطور علاج استعمال کرنے کی عادت تھی تو اس وقت کے فقہائے کرام نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

تاہم موجودہ حالات کی پیش نظر اور ہسپتالوں کی رپورٹ کے مطابق ۷۵ فیصد لوگ انہی اشیاء کے استعمال کی وجہ سے بیماریوں میں مبتلاء ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل نوجوان طبقہ انتہائی سنگین صورت حال کا شکار ہے۔ اور اسی وجہ سے حکومت وقت نے اس پر پابندی بھی لگادی ہے اور کتب فقہ میں سرکاری قوانین تین وجہوں سے عام ہوجاتے ہیں اور ہر ایک پر لاگو ہوجاتے ہیں۔ اور اس کے خلاف کرنا شرعاً درست نہ ہوگا۔

۱۔ ان قوانین کا کافی اعلان کیا گیا ہو۔

۲۔ یہ قوانین شرعی قوانین کے مخالف نہ ہوں بلکہ مباحات سے متعلق ہوں۔

۳۔ یہ قوانین انتظامی امور سے متعلق ہوں۔

ان تمام فقہی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ عصر حاضر میں مذکورہ اشیاء کا استعمال نشہ ہی کیلئے ہے اور ان اشیاء کا جائز استعمال چونکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور حکومت نے ان کی تجارت اور کاشت پر پابندی بھی عائد کی ہے اور حکومت کی جائز پابندی پر عمل کرنا بھی واجب ہے۔ (کمامرّ) اور اس کی خلاف ورزی ناجائز اور گناہ ہے۔ اس لئے افیون، بھنگ، چرس اور ہیرون کی تجارت اور کاشت ناجائز ہے۔

باقی کچھ فتاوؤں میں اس کی تجارت اور کاشت کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ مگر آج کل اس کا استعمال غیر شرعی امور میں ہونے لگا ہے لہٰذا کلیۃً اس کے عدم جواز کا فتویٰ صادر ہونا ضروری ہے۔ ہاں کہیں حالت اضطرار اور دواؤں میں افیون کا استعمال یقینی ہو تو مخصوص حالت میں انفرادی طور پر کسی جید مفتی سے رجوع کی جاسکتی ہے۔ عام حالت میں اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب